کیا عصر کی نماز کے بعد نفل کی قضا پڑھ سکتے ہیں؟

دار الافتاء اہلسنت (دعوتِ اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر:Nor-12672 تاریخ:11-01-2023

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ وہ نفل نماز جسے مکروہ وقت میں شروع کر کے فاسد کر دیا ہو، اس کی قضا عصر کی نماز کے بعد کرنے سے وہ قضا ذمے سے ادا ہو جائے گی؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

نفل نماز شروع کر کے توڑ دی ہو، تو اس کی قضا واجب ہے، لیکن یہ قضا نماز واجب لغیرہ ہے، جو اس اعتبار سے نفل کے حکم سے ملحق ہے۔ جبکہ فجر اور عصر کے بعد صرف فرض کی قضا کی جا سکتی ہے۔ لہٰذا نمازِ فجر و نماز عصر کے بعد کسی بھی قسم کی نفل نماز پڑھنا جائز نہیں۔ **اگر کسی شخص نے نمازِ فجر یا نمازِ عصر کے بعد اس قضا نماز کو پڑھ لیا جب بھی وہ قضا نماز اس کے ذمے سے ساقط نہیں ہو گی۔**

عصر کی نماز کے بعد اس نفل نماز کی قضا ادا کی جسے شروع کر کے توڑ دیا تھا، تو بری الذمہ نہیں ہو گا۔ جیسا کہ فتاوٰی عالمگیری ہے:”لو افتتح صلاۃ النفل في وقت مستحب ثم أفسدھا فقضاھا بعد صلاۃ العصر قبل مغیب الشمس لا یجزیہ

هکذا في محيط السرخسي "یعنی اگر کسی شخص نے مستحب وقت میں نفل نماز شروع کی پھر اسے فاسد کر دیا، اب اگر وہ اس قضا نماز کو عصر کی نماز کے بعد سورج غروب ہونے سے پہلے ادا کرتا ہے، تو وہ اس کے لیے کافی نہ ہو گی، جیسا کہ محیط سرخسی میں مذکور ہے۔
(فتاوی عالمگیری، کتاب الصلاۃ، ج 01، ص 53، مطبوعہ پشاور)

محیطِ رضوی میں اس حوالے سے مذکور ہے: "لو افتتح الصلاۃ في وقت مستحب ثم أفسدها فقضاها بعد صلاۃ العصر قبل مغيب الشمس لا يجزيه لانها وجبت لغيرها و بقيت نفلا" یعنی اگر کسی شخص نے مستحب وقت میں نفل نماز شروع کی، پھر اسے فاسد کر دیا، اب اگر وہ اس قضا نماز کو عصر کی نماز کے بعد سورج غروب ہونے سے پہلے ادا کرتا ہے، تو وہ اس کے لیے کافی نہ ہو گی کہ یہ واجب لغیرہ ہے اور بطورِ نفل باقی ہے۔ (المحیط الرضوی، کتاب الصلاۃ، ج 01، ص 202-201، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

فتاوی ولوالجیہ میں ہے: "رجل افتتح الصلاۃ فی وقت مستحب، ثم افسدها، ثم اراد ان يقضيها بعد العصر قبل غروب الشمس لا يجزيه، فرق بين هذا و بين قضاء سائر الصلوات الفائتة، لان قضاء الفائتة واجبة من كل وجه فشابه عصر الوقت فيجوز۔ فاما هذه وجبت لغيرها فلا يظهر الوجوب فی حق هذا الحكم "یعنی کسی شخص نے مستحب وقت میں نفل نماز شروع کر کے اسے توڑ دیا، پھر اس نے ارادہ کیا کہ وہ اس نماز کی قضا عصر کے بعد سورج غروب ہونے سے پہلے کرے، تو یہ جائز نہیں۔ یہاں اس قضا نماز کے اور دیگر فرائض کی قضا نمازوں کے مابین فرق ہے، کیونکہ دیگر قضا نمازیں من کل وجہ واجب ہیں، تو یہ اسی وقت کی فرض نمازِ عصر کے مشابہ ہو گئیں، لہٰذا

عصر کے بعد ان کی ادائیگی جائز ہے، جبکہ یہ نفل نماز کی قضا واجب لغیرہ ہے اور یہاں اس حکم کے اعتبار سے وجوب اس قضا نماز میں ظاہر نہیں ہو گا۔

(الفتاوی الولوالجیہ، کتاب الطھارۃ، ج01، ص86، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

عصر اور فجر کے بعد واجب لغیرہ نماز پڑھنا جائز نہیں کہ یہ نفل ہی کے حکم میں ہے۔

جیسا کہ تبیین الحقائق وغیرہ کتبِ فقہیہ میں مذکور ہے: ” **كل ما كان واجبا لغيره** كالمنذور وركعتي الطواف **والذي شرع فيه، ثم أفسده ملحق بالنفل حتى لا يصليها في هذين الوقتين**؛ لأن وجوبها بسبب من جهته فلا يخرج من أن يكون نفلا في حق الوقت “یعنی ہر واجب لغیرہ جیسے منت مانی ہوئی نماز، طواف کی دو رکعات، وہ نفل نماز جسے شروع کر کے فاسد کر دیا ہو، یہ سب نفل سے ملحق ہیں، حتی کہ اسے ان دو اوقات (بعد طلوعِ فجر و نمازِ عصر) نہیں پڑھیں گے، کیونکہ ان (نوافل) کا وجوب کسی عارض کے سبب ہے، لہذا یہ وقت کے حق میں نفل ہونے سے نہیں نکلیں گے۔

(تبیین الحقائق، کتاب الصلاۃ، ج01، ص87، مطبوعہ ملتان)

بہارِ شریعت میں ہے: ” نمازِ عصر سے آفتاب زرد ہونے تک نفل منع ہے، **نفل نماز شروع کر کے توڑ دی تھی اس کی قضا بھی اس وقت میں منع ہے اور پڑھ لی تو ناکافی ہے، قضا اس کے ذمہ سے ساقط نہ ہوئی۔** “ **(بہارِ شریعت، ج01، ص456، مکتبۃ المدینہ، کراچی)**

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــہ

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری مدنی

18جمادی الاخری1444ھ/11جنوری2023ء

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net/ کے ذریعے کی جا سکتی ہے